27 ۔ بہادر بچے

ناصر بشیر

شعر نمبر 1

پاکستانی بچے ہیں ہم، امن سے اتنا پیار ہمیں
اپنے اندر کے دشمن سے لڑنا ہے اس بار ہمیں

مفہوم:

ہم پاکستانی بچے ہیں، امن سے پیار کرتے ہیں۔ اس بار امن کے لئے ہمیں اندرونی دشمن سے لڑنا ہے۔

تشریح:

شاعر ناصر بشیر نے اس شعر میں پاکستان میں جاری دہشت گردی کے پس منظر میں پاکستانی بچوں کے عزم و ہمت پہ روشنی ڈالی ہے۔ پاکستان کے بچے بلند ہمت اور بلند حوصلہ ہیں۔ جس طرح پاکستان کے لوگ یک دل یک جان جفاکش اور امن سے پیار کرنے والے ہیں۔ اسی طرح اس ملک کے بچے بھی انہی خصائص سے بہرہ ور ہیں۔ یہ تشدد اور منفی رویوں سے متنفر ہیں۔ دہشت اور جنگ کے ماحول کو کوئی بچہ بھی پسند نہیں کرتا۔ بچے پھول ہوتے ہیں۔ اور گل و گلزار کے ماحول کو پسند کرتے ہیں۔

بدقسمتی سے پاکستان میں 9/11 کے بعد کے اثرات کے باعث دہشت گردی کی تیز لہر جاری ہے۔ ہمارے اندر کے لوگ اس میں ملوث ہیں۔ عسکریت پسندی اور انتہا پسندی نے ہماری قومی جڑیں کھوکھلی کر دی ہیں۔ ہمارے ہاں کے مذہبی رجحانات میں بہت تضاد ہے۔ ان تضادات کو غیر ملکی ایجنسیاں استعمال کرتی ہیں۔ اور پاکستان میں بدامنی پھیلا کر اسے غیر مستحکم کرنا چاہتی ہیں۔ چنانچہ بھارت کی را اور افغانستان کی این ڈی ایس اس میں پیش پیش ہے۔ لیکن اہم امر یہ ہے کہ جب تک ہمارے اندر کے لوگ ان کے آلہ کار نہ بنیں یہ کچھ نہیں کر سکتیں۔ ہمارے اندر کے لوگ اپنے فرقہ وارانہ مذہبی مقاصد کے لئے ان کے آلہ کار بن جاتے ہیں۔ چنانچہ شب و روز یہاں دھماکے ہوتے ہیں۔ اب پاکستانی فوج نے آپریشن راہِ راست، راہِ نجات، ضربِ عضب اور ردالفساد کے ذریعے اس جن کو بوتل میں بند کر دیا ہے۔

ہمارے بچے اس قومی مقصد میں پیچھے نہیں ہیں۔ اے پی ایس کے بچے قربان ہوئے۔ اعتزاز احسن نے سکول بچانے کے لیے جان قربان کی۔ ہمارے تمام بچے اسی جذبے سے سرشار ہیں۔ یہ ابھی بھی لڑ رہے ہیں اور بڑے ہو کر اندرونی خطرات سے کماحقہ نبرد آزما ہوں گے اور کسی سے پیچھے نہیں رہیں گے۔

خونِ دل دے کے نکھاریں گے رخِ برگِ گلاب
ہم نے گلشن کے تحفظ کی قسم کھائی ہے

شعر نمبر 2

دریا میں طغیانی ہے، منجدھار میں کشتی ٹھہری ہے
لیکن ہم نے سوچ لیا ہے، جانا ہے اُس پار ہمیں

مفہوم:

اگرچہ پاکستان کے حالات دگرگوں ہیں لیکن ہم اسے امن و آشتی کا گہوارہ بنا کر دم لیں گے۔

تشریح:

شاعر ناصر بشیر پاکستان میں جاری دہشت گردی کی لہر کے پس منظر میں پاکستانی بچوں کے غیر متزلزل اور مصمم ارادوں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگرچہ پاکستان کے حالات دگرگوں ہیں یہاں عسکریت پسندی اور انتہا پسندی ہے جو دہشت گردی کو جنم دے رہی ہے۔ ہمارے اندرونی دشمن ملک کی بنیادوں کو کھوکھلا کر رہے ہیں۔ یہ ہمیں فوجی معاشرتی اور تعلیمی ہر لحاظ سے نقصان پہنچا رہے ہیں۔ ہمارے ملک کی کشتی تیز منجدھار میں ہے لیکن یہ ہمارا مصمم ارادہ ہے کہ ہم ہر طوفان کا مقابلہ کرتے ہوئے دریا پار ضرور جائیں گے جہاں امن ہی امن ہو گا اور بدامنی و دہشت گردی کا نام و نشان بھی نہیں ہو گا۔

یہاں جو پھول کھلے، کھلا رہے صدیوں
خزاں کو یہاں سے گزرنے کی بھی مجال نہ ہو

بدقسمتی سے پاکستان میں 9/11 کے بعد کے اثرات کے باعث دہشت گردی کی تیز لہر جاری ہے۔ ہمارے اندر کے لوگ اس میں ملوث ہیں۔ عسکریت پسندی اور انتہا پسندی نے ہماری قومی جڑیں کھوکھلی کر دی ہیں۔ ہمارے ہاں کے مذہبی رجحانات میں بہت تضاد ہے۔ ان تضادات کو غیر ملکی ایجنسیاں استعمال کرتی ہیں۔ اور پاکستان میں بدامنی پھیلا کر اسے غیر مستحکم کرنا چاہتی ہیں۔ چنانچہ بھارت کی را اور افغانستان کی این ڈی ایس اس میں پیش پیش ہے۔ لیکن اہم امر یہ ہے کہ جب تک ہمارے اندر کے لوگ ان کے آلہ کار نہ بنیں یہ کچھ نہیں کر سکتیں۔ ہمارے اندر کے لوگ اپنے فرقہ وارانہ مذہبی مقاصد کے لئے ان کے آلہ کار بن جاتے ہیں۔ چنانچہ شب و روز یہاں دھماکے ہوتے ہیں۔ اب پاکستانی فوج نے آپریشن راہِ راست، راہِ نجات، ضربِ عضب اور ردالفساد کے ذریعے اس جن کو بوتل میں بند کر دیا ہے۔

ہمارے بچے اس قومی مقصد میں پیچھے نہیں ہیں۔ اے پی ایس کے بچے قربان ہوئے۔ اعتزاز احسن نے سکول بچانے کے لیے جان قربان کی۔ ہمارے تمام بچے اسی جذبے سے سرشار ہیں۔ یہ ابھی بھی لڑ رہے ہیں اور بڑے ہو کر اندرونی خطرات سے کماحقہ نبرد آزما ہوں گے اور کسی سے پیچھے نہیں رہیں گے۔

شعر نمبر 3

کلیاں دل کی کھل جائیں گی، بادِ صبا اٹھلائے گی
فصلِ بہار ہے آنے والی، دکھتے ہیں آثار ہمیں

مفہوم:

پریشان دل خوش ہوں گے۔ دہشت گردی ختم ہو گی ہمیں آثار نظر آ رہے ہیں کہ پاکستان امن کا گہوارہ بنے گا۔

تشریح:

شاعر کہتا ہے کہ خزاں جانے والی ہے اور بہار کا قافلہ اترنے کو ہے۔ ٹنڈ منڈ درختوں پر بور آئے گا۔ کونپلیں پھوٹیں گی۔ غنچے چٹخیں گی اور کئی کلیاں کھلیں گی۔ تمثیلی انداز میں مستقبل کا منظر نامہ پیش کیا گیا ہے کہ ملک میں خون آشام دہشت گردی کی لہر تھمنے کو ہے۔ راہِ راست، راہِ نجات، ضرب عضب اور ردالفساد کا اجر ملنے کو ہے۔ پریشان دل خوش ہو جائیں گے۔ ٹھنڈی ہوائیں ہوں گی۔ صبح جیسی پاکیزگی پورا سال یہاں رواں دواں اور حاوی رہے گی۔ ہمیں آثار نظر آرہے ہیں کہ پاکستان امن کا گہوارہ بنے گا۔ بدامنی کا دور ختم ہو گا اب راوی چین ہی چین لکھے گا۔

خدا کرے میری ارض پاک پر اترے

وہ فصل گل جسے اندیشہ زوال نہ ہو

بد قسمتی سے پاکستان میں 9/11 کے بعد کے اثرات کے باعث دہشت گردی کی تیز لہر جاری ہے۔ ہمارے اندر کے لوگ اس میں ملوث ہیں۔ عسکریت پسندی اور انتہا پسندی نے ہماری قومی جڑیں کھوکھلی کر دی ہیں۔ ہمارے ہاں کے مذہبی رجحانات میں بہت تضاد ہے۔ ان تضادات کو غیر ملکی ایجنسیاں استعمال کرتی ہیں۔ اور پاکستان میں بدامنی پھیلا کر اسے غیر مستحکم کرنا چاہتی ہیں۔ چنانچہ بھارت کی را اور افغانستان کی این ڈی ایس اس میں پیش پیش ہے۔ لیکن اہم امر یہ ہے کہ جب تک ہمارے اندر کے لوگ ان کے آلہ کار نہ بنیں یہ کچھ نہیں کر سکتیں۔ ہمارے اندر کے لوگ اپنے فرقہ وارانہ مذہبی مقاصد کے لئے ان کے آلہ کار بن جاتے ہیں۔ چنانچہ شب و روز یہاں دھماکے ہوتے ہیں۔ اب پاکستانی فوج نے آپریشن راہِ راست، راہِ نجات، ضرب عضب اور ردالفساد کے ذریعے اس جن کو بوتل میں بند کر دیا ہے۔

ہمارے بچے اس قومی مقصد میں پیچھے نہیں ہیں۔ اے پی ایس کے بچے قربان ہوئے۔ اعتزاز احسن نے سکول بچانے کے لیے جان قربان کی۔ ہمارے تمام بچے اسی جذبے سے سرشار ہیں۔ یہ ابھی بھی لڑ رہے ہیں اور بڑے ہو کر اندرونی خطرات سے کماحقہ نبرد آزما ہوں گے اور کسی سے پیچھے نہیں رہیں گے۔

شعر نمبر 4

صحنِ چمن کی مٹی کو ہم اپنے خون سے سینچیں گے
اس کا اِک اِک صحرا آخر کرنا ہے گلزار ہمیں

مفہوم:

وطن کے صحن چمن کی مٹی کو اپنے لہو سے سیر اب کر کے اس کا ایک ایک صحرا گلزار کر دیں گے۔

تشریح:

ناصر بشیر اس شعر میں ہماری نسلِ نو کے عزمِ صمیم کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وطن میں جاری بدامنی اور دہشت گردی کی لہر کو ہم اپنے خون کا خراج دے کر امن و آشتی میں مل دیں گے۔ جو قریہ جو گوشہ بھی عسکریت پسندی اور دہشت گردی کے باعث بدامنی کا شکار ہے اسے امن کا گہوارہ بنائیں گے۔ علامتی انداز میں بتایا گیا ہے کہ ہمارے بچے ہمارا مستقبل ہیں ملک کی خاطر جان دینے سے بھی دریغ نہیں کریں گے بلکہ ہر شعبے میں ملک سے پسماندگی کا خاتمہ کر دیں گے اور وطن کا چہرہ روشن کر دیں گے۔

خونِ دل دے کے نکھاریں گے رخِ برگِ گلاب

ہم نے گلشن کے تحفظ کی قسم کھائی ہے

بد قسمتی سے پاکستان میں 9/11 کے بعد کے اثرات کے باعث دہشت گردی کی تیز لہر جاری ہے۔ ہمارے اندر کے لوگ اس میں ملوث ہیں۔ عسکریت پسندی اور انتہا پسندی نے ہماری قومی جڑیں کھوکھلی کر دی ہیں۔ ہمارے ہاں کے مذہبی رجحانات میں بہت تضاد ہے۔ ان تضادات کو غیر ملکی ایجنسیاں استعمال کرتی ہیں۔ اور پاکستان میں بدامنی پھیلا کر اسے غیر مستحکم کرنا چاہتی ہیں۔ چنانچہ بھارت کی را اور افغانستان کی این ڈی ایس اس میں پیش پیش ہے۔ لیکن اہم امر یہ ہے کہ جب تک ہمارے اندر کے لوگ ان کے آلہ کار نہ بنیں یہ کچھ نہیں کر سکتیں۔ ہمارے اندر کے لوگ اپنے فرقہ وارانہ مذہبی مقاصد کے لئے ان کے آلہ کار بن جاتے ہیں۔ چنانچہ شب و روز یہاں دھماکے ہوتے ہیں۔ اب پاکستانی فوج نے آپریشن راہِ راست، راہِ نجات، ضرب عضب اور ردالفساد کے ذریعے اس جن کو بوتل میں بند کر دیا ہے۔

ہمارے بچے اس قومی مقصد میں پیچھے نہیں ہیں۔ اے پی ایس کے بچے قربان ہوئے۔ اعتزاز احسن نے سکول بچانے کے لیے جان قربان کی۔ ہمارے تمام بچے اسی جذبے سے سرشار ہیں۔ یہ ابھی بھی لڑ رہے ہیں اور بڑے ہو کر اندرونی خطرات سے کماحقہ نبرد آزما ہوں گے اور کسی سے پیچھے نہیں رہیں گے۔

شعر نمبر 5

ہم آنکھوں میں سپنے لے کر آگے بڑھتے جائیں گے
موت سے ہم کو ڈر نہیں لگتا، جینے سے ہے پیار ہمیں

مفہوم:

ہم رکیں گے نہیں۔ ہم خوابوں کی تعبیر کے لیے آگے سے آگے بڑھتے جائیں گے۔ مرنے سے ڈرتے نہیں لیکن اچھی زندگی سے بھی پیار ہے۔

تشریح:

شاعر ناصر بشیر نونہالان وطن کے عزم و ہمت اور بلند مقاصد کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ بہادر بچے بلندیوں کے خواب دیکھتے ہیں۔ ان خوابوں کو حقیقت میں بدلنے کے لئے یہ آگے بڑھیں گے۔ غاروں کے دور میں واپس نہیں جائیں گے جیسا کہ عسکریت پسند چاہتے ہیں۔ یہ شاندار زندگی، فقید المثال کردار، پرامن ملک، ترقی یافتہ طرزِ حیات، اعلٰی منصب اور عصرِ جدید کی بہترین تعلیم کے خوابوں کو حقیقت میں بدل دیں گے۔ یہ راہِ خدا اور راہِ وطن میں مرنے سے ڈرتے نہیں۔ انہیں بلند مقاصد کے لئے مرنا آتا ہے اس لیے انہیں جینا آتا ہے۔ یہ اس زندگی کو بہترین بنانے کے لیے بھی تن من دھن نثار کر سکتے ہیں۔

شاعر جمع متکلم کے انداز میں بچوں کی آواز پیش کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ہم ان دہشتگردوں کے روکنے سے رکیں گے نہیں اور اپنے مقاصد کے حصول کے لیے آگے ہی آگے بڑھتے جائیں گے۔

بد قسمتی سے پاکستان میں 9/11 کے بعد کے اثرات کے باعث دہشت گردی کی تیز لہر جاری ہے۔ ہمارے اندر کے لوگ اس میں ملوث ہیں۔ عسکریت پسندی اور انتہا پسندی نے ہماری قومی جڑیں کھوکھلی کر دی ہیں۔ ہمارے ہاں کے مذہبی رجحانات میں بہت تضاد ہے۔ ان تضادات کو غیر ملکی ایجنسیاں استعمال کرتی ہیں۔ اور پاکستان میں بدامنی پھیلا کر اسے غیر مستحکم کرنا چاہتی ہیں۔ چنانچہ بھارت کی را اور افغانستان کی این ڈی ایس اس میں پیش پیش ہے۔ لیکن اہم امر یہ ہے کہ جب تک ہمارے اندر کے لوگ ان کے آلہ کار نہ بنیں یہ کچھ نہیں کر سکتیں۔ ہمارے اندر کے لوگ

اپنے فرقہ وارانہ مذہبی مقاصد کے لئے ان کے آلہ کار بن جاتے ہیں۔ چنانچہ شب و روز یہاں دھماکے ہوتے ہیں۔ اب پاکستانی فوج نے آپریشن راہِ راست، راہِ نجات، ضرب عضب اور ردالفساد کے ذریعے اس جن کو بوتل میں بند کر دیا ہے۔

ہمارے بچے اس قومی مقصد میں پیچھے نہیں ہیں۔ اے پی ایس کے بچے قربان ہوئے۔ اعتزاز احسن نے سکول بچانے کے لیے جان قربان کی۔ ہمارے تمام بچے اسی جذبے سے سرشار ہیں۔ یہ ابھی بھی لڑ رہے ہیں اور بڑے ہو کر اندرونی خطرات سے کماحقہ نبرد آزما ہوں گے اور کسی سے پیچھے نہیں رہیں گے۔

شعر نمبر 6

منزل پر پہنچیں گے اِک دن، وہیں قیام کریں گے ہم
روک نہیں سکتی ہے ناصر کوئی بھی دیوار ہمیں

مفہوم:

ناصر بشیر ہمیں منزل پر پہنچنے سے کوئی نہیں روک سکتا، ہم وہاں پہنچ کر قیام کریں گے۔

تشریح:

شاعر کہتا ہے کہ ہماری منزل پر امن اور ترقی یافتہ پاکستان ہے۔ دہشت گردی، فرقہ واریت اور عسکریت پسندی سے پاک پاکستان۔ ہم یہ منزل حاصل کر کے دم لیں گے۔ یہ دہشت گرد اور عسکریت پسند، یہ را اور این ڈی ایس ہمیں یہ مقصد حاصل کرنے سے روک نہیں سکتیں۔ بہت جلد دہشت گردی کا مکمل خاتمہ ہو گا۔ براہِ راست، راہِ نجات اور ردالفساد کا پھل ہمیں ملے گا۔ پاکستان پھر سے پر امن، آگے بڑھتا ہوا، ترقی کرتا ہوا ملک بن جائے گا۔ دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکتی۔

بد قسمتی سے پاکستان میں 9/11 کے بعد کے اثرات کے باعث دہشت گردی کی تیز لہر جاری ہے۔ ہمارے اندر کے لوگ اس میں ملوث ہیں۔ عسکریت پسندی اور انتہا پسندی نے ہماری قومی جڑیں کھوکھلی کر دی ہیں۔ ہمارے ہاں کے مذہبی رجحانات میں بہت تضاد ہے۔ ان تضادات کو غیر ملکی ایجنسیاں استعمال کرتی ہیں۔ اور پاکستان میں بدامنی پھیلا کر اسے غیر مستحکم کرنا چاہتی ہیں۔ چنانچہ بھارت کی را اور افغانستان کی این ڈی ایس اس میں پیش پیش ہے۔ لیکن اہم امر یہ ہے کہ جب تک ہمارے اندر کے لوگ ان کے آلہ کار نہ بنیں یہ کچھ نہیں کر سکتیں۔ ہمارے اندر کے لوگ اپنے فرقہ وارانہ مذہبی مقاصد کے لئے ان کے آلہ کار بن جاتے ہیں۔ چنانچہ شب و روز یہاں دھماکے ہوتے ہیں۔ اب پاکستانی فوج نے آپریشن راہِ راست، راہِ نجات، ضرب عضب اور ردالفساد کے ذریعے اس جن کو بوتل میں بند کر دیا ہے۔

ہمارے بچے اس قومی مقصد میں پیچھے نہیں ہیں۔ اے پی ایس کے بچے قربان ہوئے۔ اعتزاز احسن نے سکول بچانے کے لیے جان قربان کی۔ ہمارے تمام بچے اسی جذبے سے سرشار ہیں۔ یہ ابھی بھی لڑ رہے ہیں اور بڑے ہو کر اندرونی خطرات سے کماحقہ نبرد آزما ہوں گے اور کسی سے پیچھے نہیں رہیں گے۔